

پیشکش: مولانا محمد رفیع الدین



پیشکش: مولانا محمد رفیع الدین یعنی کینہ ہمارے ہمارا

مصنف

مولانا محمد رفیع الدین

ترجمہ: مولانا ذوالفقار طاہر ندوی

انتشار: حقیقت اہل حدیث سندھ

(کراچی ڈویژن)

WWW.IRCPK.COM

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نماز میں خشوع اور عاجزی یعنی سینے پر ہاتھ باندھنا

مصنف

شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین رحمہ اللہ شاہ الراشدی

ترجمہ (سندھی سے): مولانا ذوالفقار طاہر حفظہ اللہ

مقدمہ: حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

ناشر: جمعیت اہلحدیث سندھ (کراچی ڈویژن)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

- نام کتاب : نماز میں خشوع اور عاجزی یعنی سینے پر ہاتھ باندھنا
- مصنف : شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ
- مترجم : مولانا ذوالفقار طاہر حفظہ اللہ
- تصحیح و نظر ثانی : ابو عبد المجید شیخ محمد حسین بلتستانی حفظہ اللہ
- مقدمہ : شیخ الحدیث مولانا حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ
- تعداد : گیارہ سو
- قیمت : 20 روپے
- کمپیوٹر کمپوزنگ : ابو عبد اللہ محمد آصف MC-128 گلی نمبر 4 گرین ٹاؤن کراچی
- تاریخ اشاعت : رجب ۱۴۲۰ھ مطابق اکتوبر 1999ء
- الناشر : جمعیت اہلحدیث سندھ کراچی ڈویژن
- ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں :
- ☆ دفتر جمعیت اہلحدیث سندھ - جامع مسجد الراشدی موسیٰ الین
- لیاری کراچی - فون نمبر 7511932
- ☆ مکتبہ السنۃ دارالحدیث رحمانیہ سفید مسجد اہلحدیث سولجری بازار کراچی
- ☆ مکتبہ نور حرم دوکان نمبر 60 نعمان سینٹر گلشن اقبال نمبر 5 کراچی
- ☆ جامع مسجد امیر حمزہ اہلحدیث لطیف آباد نمبر 5 حیدر آباد
- ☆ جامع مسجد محمدی اہلحدیث پکا قلعہ وروازہ حیدر آباد
- ☆ مکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور
- ☆ مکتبہ القدوسیہ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

جناب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ ہر شخص نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ”ذراع“ پر رکھے (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۰۲ ج ۴۰ ص ۷۷)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے چاہئیں۔ اگر آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنی ذراع پر رکھیں گے تو خود بخود سینہ پر آجائیں گے۔

ذراع، ہاتھ کی انگلیوں سے لے کر کہنی تک کے حصہ کو کہتے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ: آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت، راسخ (کلائی) اور ساعد (کلائی سے لے کر کہنی تک) پر رکھا۔ (سنن نسائی مع حاشیہ السند ص ۱ ج ۱ ص ۱۴۱، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱۲، ح ۷۲۷، اسے ابن خزیمہ ج ۱ ص ۲۴۳ ح ۸۰ اور ابن حبان موارد ج ۳۸۵ نے صحیح کہا ہے)

اس استدلال کی تصدیق اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں آیا ہے کہ: ”یضع هذه على صدره“ الخ۔ آپ ﷺ یہ (ہاتھ) اپنے سینہ پر رکھتے تھے..... الخ۔ (مسند احمد ج ۵ ص ۲۲۶ واللفظ، التحقيق لابن حبان الجوزی ج ۱ ص ۲۸۳ ح ۷۷۷، وفی نسخہ ج ۱ ص ۳۳۸)۔

اس کی تائید بہت سی روایات میں آئی ہے جنہیں استاذنا المحترم، مولانا ابو محمد بلع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ نے اپنے اس رسالہ میں جمع فرمایا ہے۔

حنفی، دیوبندی اور بریلوی حضرات جو روایات پیش کرتے ہیں، اصول حدیث کی روشنی میں وہ ساری روایات ضعیف و مردود ہیں مثلاً سنن ابی داؤد (ج ۵۶۷) وغیرہ۔ ابی روایت کاراوی عبد الرحمن بن اسحق الکوفی ضعیف ہے۔ دیکھئے نصب الراية للزیلعی ج ۱ ص ۳۱۴۔ البنایہ فی شرح الہدایہ ج ۲ ص ۲۰۸ وغیرہ۔ بلکہ ہدایہ اولین کے حاشیہ نمبر ۷ ج ۱ ص ۱۰۳ پر لکھا ہوا ہے کہ یہ روایت بالاتفاق ضعیف ہے۔

۴ مصنف ابن ابی شیبہ میں دیوبندی ناشرین نے تحریف کر دی ہے جبکہ مخطوطہ دیگر مطبوعہ نسخہ اس تحریف سے پاک ہیں۔

رہا یہ مسئلہ کہ مردناف کے نیچے اور عورتیں سینہ پر ہاتھ باندھیں کسی صحیح یا ضعیف حدیث سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔ اور نہ اس فرق پر کوئی اجماع ہوا ہے۔ شیخ العرب والجمع رحمہ اللہ نے ص ۲۴ پر جو چیلنج دیا ہے اس کے جواب سے احناف، دنیائے دیوبندیت و بریلویت عاجز ہے۔ والحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو استاذنا المحترم رحمہ اللہ کیلئے توشہ آخرت اور صدقہ جاریہ بنائے اور مولانا ذوالفقار طاہر و ناشرین کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

حافظ زبیر علی زئی۔ حضور۔ اٹک

۲۲/۹/۱۹۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسوله و
على آله وصحبه اجمعين -

اما بعد نماز اللہ تعالیٰ کی بڑی عبادت ہے اور بندہ جس وقت نماز
میں کھڑا ہوتا ہے تو :

فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ (مسلم ص ۲۰۷ ج ۱) اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔
اس لئے نماز میں کوئی بھی ایسا فعل نہیں کرنا چاہیے جو ادب کے خلاف ہو
بلکہ ایسے خشوع کیسا تھ نماز ادا کرنی چاہیے جس سے تقویٰ اور خشیت الہی ظاہر ہو
اور انسان کے تمام اعضاء میں سے رئیس الاعضاء دل ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم کا
فرمان ہے۔

الاوان فى الجسد مضغة اذا انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے اگر
صلحت صلح الجسد كله و اذا وہ درست ہو تو پورا جسم درست رہتا
فسدت فسد الجسد كله ألا و ہے اور اگر وہ بگڑ جائے یا بیمار ہو جائے
هى القلب مشكاة ج ۲ ص ۲۴۱ تو سارا جسم بیمار ہو جاتا ہے خبر دار وہ
دل ہے۔

اور دل سینے کے برابر ہے اور یہی تقویٰ کی جگہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ :

التقوى ههنا و يشير الى صدره رسول الله ﷺ نے اپنے سینے
ثلاث مرار - مسلم ص ۳۱۷ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
جلد دوم مع النووی - تین مرتبہ فرمایا کہ تقویٰ اور پرہیز

گاری یہاں ہے۔

اس لئے آپ سینے مبارک پر ہاتھ باندھتے تھے۔ کیونکہ یہی عاجزی کی صورت
ہے۔ اور سائل بندے کو اپنے پروردگار کے سامنے ایسی حالت میں کھڑا ہونا زیب
دیتا ہے۔ علامہ شیخ سعدی شیرازی نے اس راز اور حکمت کو اس طرح منظوم کیا
ہے کہ :

نه بينی که پیش خداوند جاہ
ستایش کنال دست بر بھند

اور جو لوگ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے عامل اور قائل ہیں ان کے
لئے حدیث میں کوئی بھی دلیل یا ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ اس طرح بے ادبی کا اظہار
ہوتا ہے چونکہ اگر کسی اچھے یا بڑے آدمی کے سامنے ناف کے نیچے ہاتھ رکھ کر
مرحبا کہا جائے تو وہ اسے برا سمجھے گا۔ بلکہ ناراض ہو گا۔ پھر ایسی کیفیت کیسا تھ
احکم الحاکمین شہنشاہ جلاشانہ کے سامنے پیش ہونا بالکل نامناسب ہے بلکہ سینے پر
ہاتھ باندھ کر اپنے عزت والے عضو (دل) کو اس کے سامنے حاضر کرنا چاہیے اور
یہی معمول اور طریقہ رسول اللہ ﷺ کا تھا۔ اور اس مختصر کتابچہ میں اسی مسئلہ کے
بارے میں عام لوگوں کی راہنمائی کرنے کیلئے کچھ لکھا جا رہا ہے امید ہے کہ
متلاشیان حق کیلئے یہ کتابچہ اور مقالہ مشعل راہ اور منزل آگاہ بنے گا۔ اللہم آمین

اس مسئلہ کے بارے میں کچھ احادیث وارد ہیں۔

حدیث نمبر ۱

عن ابی حازم عن سهل بن سعد
الساعدي قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ
أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى
ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو
حازم لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذَالِكَ إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ۔

ابوحازم سہل بن سعد سادی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں (اصحاب) کو حکم تھا کہ ہر نمازی نماز (یعنی کھڑے ہونے والی حالت میں) اپنا دایاں ہاتھ بائیں کلائی اور بازو پر رکھے۔ راوی ابو حازم (سلمۃ بن دینار) کہتے ہیں کہ میں اس طرح جانتا ہوں کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ تک مرفوع ہے یعنی یہ آپ کا ہی حکم تھا۔

صحة الحديث :۔ جس حدیث کا صحیح بخاری میں ہونا ہی کافی ہے کیونکہ صحیح بخاری کی احادیث تمام احادیث میں اعلیٰ قسم کی صحت رکھتی ہیں یہ ہی علماء امت کا فیصلہ ہے (شرح منہجہ ص ۲۲۴ اور تدریب الراوی للسیوطی ص ۲۵ وغیرہ) نیز اس حدیث کو امام ابن حزمؒ نے المحلی ص ۱۱۴ ج ۴ میں اور حافظ ابن القیم نے اعلام الموقعین ص ۶۱ ج ۲ طبع ہند میں صحیح کہا ہے۔

تشریح :۔ یہ حدیث مرفوع ہے جیسے راوی ابو حازم نے تصریح کی ہے نیز صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ کے علاوہ یہ حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ اسی لئے حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری ص ۱۲۴ ج ۲ (السلفیہ) میں اور علامہ عینی نے عمدۃ

القاری ص ۸۷ ج ۵ (المنیر یہ) میں اس حدیث کو مرفوع ثابت کیا ہے اور اس حدیث سے سینے پر ہاتھ باندھنا ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب دایاں ہاتھ بائیں ذراع (بازو یا کلائی) پر ہوگا تو اس صورت میں ہاتھ سینے سے نیچے نہیں جاسکیں گے اس طرح باندھ کر دیکھنا چاہیے اور تجربہ کرنا چاہیے تو ساری بات واضح ہو جائے گی۔

حدیث نمبر ۲

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ (صحیح ابن خزیمہ ص ۲۴۳ ج ۱)

وائِل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ مبارک اپنے بائیں ہاتھ مبارک کے اوپر اپنے سینے مبارک پر رکھا۔

صحت حدیث :- امام ابن خزیمہ اپنی صحیح کے متعلق شروع میں اپنی شرط اس طرح ذکر کرتے ہیں۔

المختصر من المسند الصحيح عن النبي ﷺ بنقل العدل عن العدل مَوْضُوعاً إِلَيْهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِي أَثْنَاءِ الْإِسْنَادِ وَلَا جَرَحٍ فِي نَاقِلِي الْأَخْبَارِ الَّتِي نَذَكَّرُهَا بِمَشِيئَةِ اللَّهِ تَعَالَى (ابن خزیمہ ص ۲ ج ۱)

یہ مختصر صحیح احادیث کا مجموعہ ہے جو رسول اللہ ﷺ تک صحیح اور متصل سند کیساتھ پہنچتی ہیں اور درمیان میں کوئی راوی ساقط یا سند میں انقطاع نہیں ہے اور نہ تو راویوں میں سے کوئی راوی مجروح یا ضعیف ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث بالکل صحیح اور سالم ہے نیز اس حدیث کا امام نووی نے شرح مسلم ص ۱۱۵ ج ۴ (المصری) اور شرح المہذب ص ۳۱۲ ج ۳ میں حافظ ابن سید الناس نے النفخ الشذی (المصور) الورق : ۲/۲۱۱ میں اور حافظ شمس الدین ابن عبد الحادی المقدسی نے المحرر فی الحدیث ص ۴۴ میں اور حافظ زلیعی نے نصب الراية ص ۳۱۴ ج ۱ میں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری ص ۲۲۴ ج ۲ (التلخیص) میں اور التلخیص الحبیر ص ۲۲۴ ج ۱ (المصری) میں اور الدراریۃ فی تخریج احادیث الہدایہ ص ۱۲۸ ج ۱ (المصری) اور بلوغ المرام ص ۵۵ میں اور علامہ عینی حنفی نے عمدۃ القاری ص ۷۹ ج ۵ (المنیریہ) میں امام الشوکانی نے نیل الاوطار ص ۱۱۵ ج ۲ میں اور علامہ مجد الدین الفیروز آبادی نے سفر السعادت میں اور علامہ المرتضیٰ الزبیدی حنفی نے عقود الجواهر المنیفہ ص ۵۹ ج ۱ میں اور دوسروں نے ذکر کیا ہے اور علامہ ابن سید الناس اور حافظ ابن حجر اور علامہ عینی اور علامہ الشوکانی نے اس حدیث کو صحیح مانا ہے اسی طرح ملا قائم سندھی نے رسالہ فوز الکرام میں اور مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی نے دراہم الصرۃ میں بھی اس حدیث کو صحیح مانا ہے نیز علامہ ابن نجیم حنفی نے المحرر الرائق میں اور علامہ ابوالحسن الکیبیر سندھی نے فتح الودود شرح ابی داؤد میں اور علامہ محمد حیات سندھی نے فتح القفور میں اور جد امجد علامہ سید ابوتراب رشد اللہ شاہ راشدی صاحب الخلافۃ نے درج الدرر میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے یہ حدیث اپنے مطلب میں واضح ہے اور بتا رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت و طریقہ یہ ہے کہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھے جائیں۔

حدیث نمبر ۳

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ يَسَارِهِ وَ رَأَيْتُهُ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ وَصَفَاءَ يَحْيَى الْبُيْهَمِيُّ عَلَى الْيَسْرَى فَوْقَ الْمَفْصَلِ (مسند الامام احمد بن حنبل ص ۲۲۶ ج ۵)

قبیصہ بن ہلب تابعی نے اپنے والد ہلب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز سے دائیں اور بائیں پھر رہے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر رکھا۔

صحت حدیث اس حدیث کی سند صحیح ہے اس کو امام ابن سید الناس نے شرح الترمذی میں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں صحیح مانا ہے اور علامہ نیوی نے آثار السنن ص ۶۷ ج ۱ میں اس کی سند کو صحیح مانا ہے اور علامہ محدث عبدالرحمان مبارکپوری تحفة الاحوذی شرح جامع ترمذی میں لکھتے ہیں کہ :

وَرَوَاهُ هَذَا الْحَدِيثُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ اس حدیث کی سند کے سب راوی ثقات اور معتبر ہیں اور اس کی سند متصل ہے۔

حدیث نمبر ۴

عن سفيان الثوري عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل أنه رأى النبي ﷺ وضع يمينه على شمالك

واكل رضي الله عنه سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر

ثُمَّ وَضَعَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ (طبقات) ان کو سینے پر رکھا۔

المحدثین باصہان لابی الشیخ ص

۱۴۸ ج ۱ قلمی ، البیہقی ص ۳۵ ج ۲)

صحت حدیث اس روایت کو جد امجد صاحب الخلافت رسالہ درج الدرر میں حسن کہتے ہیں۔

حدیث نمبر ۵

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْبُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَهْمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ (المراسیل لابی طاؤس یمانی تابعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ کر اپنے سینے پر باندھتے تھے۔

داؤد ص ۶ المصری والباکستان

والمعرفة السنن والآثار ص ۱۹۷

ج ۱ المصور)

صحت حدیث امام طاؤس مشہور تابعی ہیں اس لئے یہ حدیث مرسل ہے مگر مرسل حدیث احناف کے ہاں معتبر اور مقبول ہے حنفی مذہب کے امام سرخسی کتاب الاصول ص ۳۶۰ ج ۱ میں لکھتے ہیں کہ :

فَأَمَّا مَرَاثِيلُ الْقَرْنِ الثَّانِي وَالْثَالِثِ کہ دوسرے اور تیسرے قرن (یعنی تابعین) کی مرسل روایت ہمارے حُجَّةٌ فِي قَوْلِ عُلَمَائِنَا۔

(احناف) علماء کے قول کے مطابق

حجت اور دلیل ہے۔

اسی طرح نور الانوار ص ۱۵۰ میں لکھا ہے اور مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رسالہ کشف الدین ص ۱۷ میں لکھتے ہیں کہ والمرسل مقبول عندا الحنفیۃ یعنی مرسل روایت ہم احناف کے ہاں دلیل اور قابل قبول روایت ہے۔ اسی طرح علامہ ابن الہمام بھی فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۲۳۹ ج ۱ میں لکھتے ہیں اور محدثین کے نزدیک بھی مرسل روایت دوسری احادیث کے موجودگی میں مقبول ہیں چونکہ یہاں دوسری متصل احادیث وارد ہیں اس لئے یہ روایت بھی دلیل بن سکتی ہے اور اسکی سند کے سب راوی معتبر اور ثقہ ہیں جیسے امام شہبازی نے معرفۃ السنن والاثار میں اور علامہ محمد حیات سندھی نے فتح الغفور میں اور صاحب خلافت نے درج الدرد میں اور علامہ مبارک پوری نے تحفۃ الاحوذی ص ۲۱۶ ج ۱ میں لکھا ہے

حدیث نمبر ۶

عن وائل بن حجر قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُوحِيَنَ نَهَضَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ الْمِحْرَابَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ بِالتَّكْبِيرِ ثُمَّ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى يُسْرِهِ عَلَى صَدْرِهِ (سنن الکبریٰ ص ۳۰ ج ۲ و مجمع

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ جب مسجد کی طرف اٹھے پھر محراب میں داخل ہوئے اور اللہ اکبر کہہ کے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے پھر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر سینے پر رکھا۔

الزوائد ص ۱۲۴ ج ۲ طبرانی کبیر

(ص ۵۰ ج ۲۲)

صحت حدیث اس روایت کو حافظ ابن حجر نے فتح الباری ص ۲۲۲ ج ۲ میں (السلفیہ) میں حوالہ مسند بزار میں نقل کیا ہے اور اپنے مقدمہ ص ۴ میں یہ شرط بیان کی ہے کہ اس شرح میں جو احادیث لاؤں گا وہ صحیح ہوں گی یا حسن ہوں گی اس لئے یہ حدیث حافظ ابن حجر کی تحقیق کے مطابق صحیح یا حسن ہے نیز صاحب خلافت نے بھی اس حدیث کو درج الدرر میں معتبر قرار دیا ہے نیز علامہ ظفر احمد عثمانی تھانوی حنفی انھاء السنن ص ۲۲ میں لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں جو روایات نقل کریں اور ان پر کوئی کلام بھی نہ کریں تو وہ احادیث ان کے نزدیک صحیح یا حسن ہیں۔

قرآن کریم سے ثبوت

حدیث نمبر ۷

اخرج ابن ابی شیبۃ و البخاری فی تاریخہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و الدار قطنی فی الافراد و ابو الشیخ و الحاکم و ابن مردویہ و البیہقی فی سننہ عن علی بن ابی طالب فی قولہ فصل لربک و انحر قال و ضعیفہ الیمنی علی و سط ساعیدہ الیسری ثم وضعہما علی صدرہ فی الصلوۃ

امیر المؤمنین علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ انہوں نے قرآن کی اس آیت فصل لربک و انحر (الکوثر پ ۳۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی کے درمیان پر رکھ کر نماز میں ہاتھوں کو سینے پر رکھا جائے۔

(تفسیر الدر المنثور للسيوطی

ص ۴۰۳ ج ۶ تفسیر فتح القدير

للسوكانى ص ۴۹ ج ۵)۔

صحت حدیث جد امجد نے درج الدرر میں اس حدیث کو حسن

ثابت کیا ہے۔

تشریح :- امیر المؤمنین علیؑ لغت میں مانے ہوئے ماہر تھے لہذا ان کی یہ تفسیر معتبر اور مسلمانوں کے لئے حجت ہے نیز لغت کی مشہور کتاب تاج العروس ص ۵۵۸ ج ۳ میں بھی ”وانحر“ کی یہی تفسیر مذکور ہے نیز یہی تفسیر انہی ایک صحابی سے مروی نہیں ہے بلکہ دوسرے صحابہ کرام سے بھی مروی ہے جیسے آگے روایات سے معلوم ہوگا اس تفسیر کو امام ابو عبد اللہ الحاکم المستدرک صفحہ ۵۳ ج ۳ میں اس آیات کے بارے میں دوسری تفاسیر سے زیادہ بہتر کہتے ہیں اور چند علماء احناف نے بھی اس تفسیر کو تسلیم کیا ہے۔ مثلاً علامہ قوام الدین السکاکی نے معراج الدراية شرح الھدایہ میں اور ملّا الھداوھندی جو پوری نے شرح الھدایہ الورق ۷/۴ (قلمی) میں اور علامہ اکمل الدین البابر قی العنایہ حاشیہ الھدایہ صفحہ ۲۰۱ جلد امیں وغیر ہم میں ہے کہ اس آیت میں قربانی کرنے کا حکم ہے مگر یہ تفسیر اس تفسیر کے خلاف نہیں ہے دونوں تفسیر اپنی جگہ پر صحیح ہیں۔ ایک آیت سے بہت سارے مسائل نکل سکتے ہیں۔

حدیث نمبر ۸

اخرج ابو الشيخ والبيهقى فى سننه رسول الله ﷺ کے خادم انس بن
عن انس رضى الله عنه عن النبى مالک سے بھی یہی تفسیر منقول ہے جو
مسند مثله (الدر المنثور ص ۴۰۳ ج ۶) حدیث نمبر ۷ میں مذکور ہے۔

حدیث نمبر ۹

اخرج ابن ابى حاتم و ابن شاهين مفسر قرآن عبد الله بن عباس رضى
فى السنة و ابن مردويه والبيهقى الله عنهما سے مروی ہے کہ انھوں
عن ابن عباس رضى الله عنهما نے وانحر کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ قَالَ وَضَعُ کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر
الْيَمْنَى عَلَى الشِّمَالِ عِنْدَ النَّحْرِ فِی رکھ کر سینے کے پاس باندھنا چاہیے۔
الصَّلَاةُ (الدر المنثور ص ۴۰۳ ج ۶)

تشریح ابن عباس رضی اللہ عنہما صحابہ کرام میں علم تفسیر کے اعتبار سے بڑے
مرتبے کے مالک ہیں انکے لئے رسول اکرم ﷺ نے قرآن حدیث کے علم کے
بارے میں خاص دعائیں کیں (بخاری) آپ کی یہ تفسیر اس مسئلے کے بارے میں
عظیم دلیل ہے۔

حدیث نمبر ۱۰

اخرج الطبرانی فى الكبير عن عقبه رسول الله ﷺ کے صحابی عبد الله
بن ابی عائشة قال رأيت عبد الله ابن جابر البياضى الانصارى سے عقبہ
بن جابر البياضى صاحب رسول ابن ابی عائشہ سے روایت کرتے ہیں

اللہ ﷺ يَضَعُ اِحْدَى يَدِيهِ عَلٰى ذِرَاعِهِ فِي الصَّلَاةِ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ
کہ میں نے ان کو دیکھا کہ نماز میں اپنا ایک ہاتھ یعنی دایاں اپنی کلائی اور بازو
قالہ الہیثمی فی مجمع الزوائد پر رکھے ہوئے تھے اس روایت کی سند
ص ۱۰۵ ج ۲ والثقات لابن حبان حسن ہے۔

ص ۲۲۸ ج ۵

تشریح یہ روایت موقوف یعنی صحابی کا عمل ہے اور یہی روایت امام ابن السکین
لائے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں :

ان النبی ﷺ کان یفعله ۔ کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا
کرتے تھے۔

اس لئے یہ حدیث مرفوع کملائے گی اس طریقے سے ہاتھ باندھنے سے
سینے پر ہی رہیں گے جیسے پہلی حدیث میں بیان ہوا۔ اور ان دس روایتوں سے روز
روشن کی طرح ظاہر ہوا کہ مسنون طریقہ یہی ہے کہ نماز میں ہاتھ سینے پر باندھے
جائیں نیز ثابت ہوا کہ یہی صحابہ کرام کا عمل تھا اور جریر الضبی سے روایت ہے
فرماتے ہیں کہ :

رَأَيْتُ عَلِيًّا يُمْسِكُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ دیکھا میں نے علی رضی اللہ عنہ کو
عَلٰى الرَّسْغِ فَوْقَ السُّرَّةِ (ابو داؤد دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ کر
ص ۷۶ ج ۱) ناف سے اوپر رکھا۔

تشریح علامہ مباکپوری نے تھتہ الاحوذی ص ۲۱۵ ج ۱ میں اس
روایت کو صحیح کہا ہے اور ناف سے اوپر اس سے مراد سینہ ہے جیسے احادیث سے

معلوم ہوا۔ اور خود علیؑ کا فرمان بھی گذرا۔

سیرت نبویہ لکھنے والوں نے بھی تحقیق کر کے یہی لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہاتھ سینے پر باندھتے تھے۔ چنانچہ

نمبر ۱:- امام حافظ ابن القیم کتاب الصلوٰۃ ص ۱۸۷ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

ثُمَّ كَانَ يُمَسِّكُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تکبیر کے بعد دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ کر اس کی بَضْعُهَا عَلَىهَا فَوْقَ الْمَفْصَلِ ثُمَّ بَضْعُهَا عَلَى صَدْرِهِ۔

نمبر ۲: علامہ شیخ مجدد الدین الفیروز آبادی سفر السعاده ص ۹ میں فرماتے ہیں کہ

ثُمَّ يَضَعُ يَمِينَهُ عَلَى يَسَارِهِ فَوْقَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تکبیر کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر اپنے سینے پر رکھتے تھے اسی طرح صحیح ابن خزیمہ میں بھی مروی ہے۔

نمبر ۳: اور علامہ عماد الدین عینیؒ بن ابی بکر العامریؒ ہجۃ المحافل ص ۳۱۳ ج ۲ میں فرماتے ہیں کہ:

وَقَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى ظَهْرِ يَسَارِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے تکبیر کے بعد دایاں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پیٹھ پر رکھ

کر ان دونوں کو سینے کے نیچے رکھتے تھے یعنی سینے کے پاس۔

نمبر ۴ : علامہ شیخ عبدالحق دہلوی شرح سفر السعادة ص ۷۴ میں فرماتے ہیں کہ بعد ازاں دست راست را بردست تکبیر کے بعد آپ ﷺ دایاں ہاتھ چپ بھادی برابر سینہ در صحیح ابن ہائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے کے برابر خزیمہ چھینیں ثابت شدہ۔ رکھتے تھے اس طرح صحیح ابن خزیمہ میں ثابت ہے۔

نمبر ۵ : علامہ حافظ جلال الدین السیوطی عمل الیوم واللیلۃ میں فرماتے ہیں کہ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى کہ آپ دایاں ہاتھ ہائیں ہاتھ پر رکھتے ثُمَّ يَشْدُو بِهِمَا عَلَى صَدْرِهِ ۛ پھر سینے پر باندھتے تھے۔

نمبر ۶ : جناب جد امجد سید ابو تراب رشد اللہ شاہ الراشدی (چہارم جھنڈے والے) رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ثمر آخرت ترجمہ سفر السعادة ص ۲۶ قلمی مطبوع میں لکھا ہے کہ :

”اس کے بعد آپ ﷺ دایاں ہاتھ ہائیں ہاتھ کے اوپر سینے پر رکھتے تھے اسی طرح ابن خزیمہ کی صحیح میں ثابت ہے اور ناف سے نیچے ہاتھ باندھنے کے بارے میں کسی روایت میں صحیح ثبوت نہیں ہے۔

الحاصل آپ ﷺ کی عادت مبارکہ یہ ہوتی تھی کہ آپ نماز میں اپنے ہاتھ سینے پر باندھتے تھے کوئی بھی مسلمان جو آپ سے سچی محبت کا دعویٰ کرتا ہے وہ یقیناً آپ کے خلاف سینے کے علاوہ کسی دوسری جگہ پر ہاتھ نہیں باندھے گا کیونکہ قرآن کریم میں ہے کہ :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ
الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا - (الاحزاب
ع ۳ پ ۲۱)

رسول اکرم ﷺ کا اسوہ اور طریقہ تم
میں سے جو اللہ اور قیامت میں
(کامیابی کی) امید رکھتا ہے اور اللہ
تعالیٰ کی اکثر یاد کرتا ہے اس کے لئے
بہتر اور اچھا ہے۔

اور یہ جو آپ کی محبت کا تقاضا ہے کہ خود فرماتے ہیں کہ :

مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ
أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ -
(ترمذی)

جس نے میری سنت اور طریقہ سے
محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور
جو مجھ سے محبت کر نیوالا ہے وہ جنت
میں میرے ساتھ ہوگا۔

ناظرین : احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام کی روایات خواہ سیرت کی کتابوں
سے مسئلہ بالکل واضح ہو گیا ہے اس کے بعد

علماء احناف سے ثبوت

دینے کے لئے کچھ عبارتیں تحریر کی جاتی ہیں :

(۱) علامہ بدر الدین عینی عمدة القاری شرح صحیح بخاری ص ۷۹ ج ۵
(المنیر یہ) میں اس طرح اقرار کرتے ہیں کہ :

واحتج الشافعی بحديث وائل بن
حجر اخرج ابن خزيمة في
امام شافعی نے صحیح ابن خزيمة کی
حدیث سے دلیل لیا ہے جس میں

صحیحہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيَمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّوَوِيُّ غَيْرَهُ فِي الْخُلَاصَةِ وَكَذَلِكَ الشَّيْخُ تَقَى الدِّينِ فِي الْإِمَامِ وَاحْتَجَّ صَاحِبُ الْهَدَايَةِ لِأَصْحَابِنَا فِي ذَلِكَ بِقَوْلِهِ ﷺ إِذَا مِنْ السُّنَّةِ وَضَعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ قُلْتُ هَذَا قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَسْنَدُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ غَيْرُ صَحِيحٍ۔

رسول اللہ ﷺ کے سینے پر ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے اور یہی حدیث امام النووی نے الخلاصہ میں اور امام ابن دقیق تقی الدین نے کتاب الامام میں ذکر کی ہے اور صاحب ہدایہ نے ہم (احناف) کے لئے یہ روایت بطور دلیل کے پیش کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان اور سنت یہ ہے کہ ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں مگر یہ قول رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے بلکہ علی کا قول ہے۔

ناظرین : یہ عبارت واضح طور پر بتا رہی ہے کہ علامہ عینی رسول اللہ ﷺ سے سینے پر ہاتھ باندھنے کے ثبوت کو تسلیم کرتے ہیں مگر ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت کو ثابت نہیں کہتے اور کہتے ہیں کہ علی کا قول ہے مگر یہ قول علی سے بھی ثابت نہیں ہے کیونکہ یہ قول مسند احمد ص ۱۱۰ (زوائد عبد اللہ بن احمد) میں ہے اور اس کی سند میں راوی عبد الرحمن بن اسحاق الواسطی ابو شیبہ ہے جس پر سخت جرح کی گئی ہے۔ امام احمد اور ابو حاتم نے منکر الحدیث کہا ہے اور امام یحییٰ بن معین نے اس کو متروک کہا ہے اور امام ابن حبان فرماتے ہیں کہ روایات اور اسناد تبدیل کرتا تھا اور مشہور اشخاص سے منکر روایات لاتا تھا اس کی روایت سے دلیل لینا

حرام ہے اور بے شمار ائمہ مثلاً بخاری ابو زرعة، نسائی، ابو داؤد، ابن سعد، یعقوب بن سفیان وغیرہم اس کو ضعیف کہتے ہیں (میزان الاعتدال ص ۵۴۸ ج ۲ اور تہذیب التہذیب ص ۱۳۴ ج ۱) اور علامہ ابن الجوزی نے اپنی کتاب الكشف الخفیث میں اس کو عن رمی بوضع الحدیث میں ذکر کیا ہے اس عنوان کے تحت صرف وہ راوی مذکور ہیں جن پر جھوٹی روایات گھرنے کا الزام ہے اس لئے ایسے شخص کی روایت پر کوئی مسلمان اعتبار نہیں کر سکتا بلکہ علامہ زیلعی حنفی نصب الراية ص ۳۱۴ ج ۱ اور علامہ عبدالحی نکھنوی حنفی ہدایہ کے حاشیہ ص ۱۰۲ ج ۱ میں امام نووی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ روایت بالاتفاق ضعیف ہے اسی طرح شیخ ابن الہمام فتح القدیر شرح الہدایہ ص ۲۰۱ میں بھی نقل کرتے ہیں۔

(۲) علامہ ابن نجیم بحر الرائق شرح کنز الدقائق ص ۲۰ ج ۱ میں فرماتے ہیں کہ :

وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيثُ يُوجِبُ تَعْيِينَ
الْمَحَلِّ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الْوَضْعُ مِنْ
الْبَدَنِ إِلَّا حَدِيثُ وَائِلِ الْمَذْكُورِ -

کوئی بھی ایسی حدیث پایہ ثبوت کو
نہیں پہنچتی جس میں نماز میں ہاتھ
باندھنے کی جگہ کا تعین کیا جاسکے مگر

صرف ایک حدیث جو وائِل سے ذکر
کی جاتی ہے یعنی جو حدیث نمبر ۳ میں
صحیح ابن خزیمہ کے حوالے سے ذکر کی
گئی۔

(۳) اسی طرح علامہ ابن امیر الحاج شرح منیہ المصلی میں فرماتے ہیں (فتح الغفور)

(۴) ملا الہداجو نیوری شرح ہدایہ ورق ۴۰۷ (القلمی) میں فرماتے ہیں کہ :

وَحُجَّتُهُ حَدِيثُ وَاِثِلٍ : صَلَّيْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى
عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ وَاِذَا
حَدِيثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ قَالَ
مِنْ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ الْيُمْنَى
عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ فَضَعِيفٌ
مُتَّفَقٌ عَلَى تَضْعِيفِهِ كَذَا فِي النَّوَوِي
قُلْتُ وَمِنْ الدَّلِيلِ عَلَى ضَعْفِهِ أَنَّ
عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَّرَ قَوْلَهُ تَعَالَى
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ بِأَنَّهُ وَضَعَ
الْيُمْنَى عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ الصَّدْرِ
وَذَلِكَ إِنَّ تَحْتَ الصَّدْرِ عِرْقًا يُقَالُ
لَهُ النَّاجِرَى وَضَعَ يَدَكَ
عَلَى النَّاجِرِ كَذَا فِي الْعَوَارِفِ
وَهَكَذَا ذَكَرَ فِي الْمَغْنَى أَيْضًا فَهَذَا
التَّفْسِيرُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
مِنْ حَدِيثِ وَاِثِلٍ عَلَى مَا رَوَيْنَا قَوْلَهُ
لِأَنَّ الْوَضْعَ تَحْتَ السُّرَّةِ أَقْرَبُ

(ترجمہ) امام شافعی کی دلیل واثلؓ کی
حدیث ہے (جو حدیث نمبر ۲ میں
گذری) اور علیؓ سے جو روایت ہے کہ
سنت طریقہ یہ ہے کہ ناف سے نیچے
ہاتھ باندھنے ہیں وہ روایت بالاتفاق
ضعیف ہے نیز اس کے ضعیف ہونے
کے لئے دوسری دلیل یہ ہے کہ علیؓ
نے آیت ”والنحر“ کی تفسیر یہ کی ہے
کہ سینے پر ہاتھ باندھنے چاہئے اور
النحر سینے کی رگ کو کہا جاتا ہے اس
لئے یہ تفسیر کی گئی ہے جو اس روایت
کو رد کرے اس پر واثلؓ کی حدیث پر
عمل کرنا واجب ہے اور اس طرح کہنا
کہ ناف سے نیچے ہاتھ باندھنا تعظیم
والا فعل ہے یہ بات غلط ہے کیونکہ
حدیث کے خلاف ہے۔

إِلَى التَّعْظِيمِ وَهُوَ الْمَقْصُودُ قُلْتُ
وَهَذَا التَّعْلِيلُ بِمُقَابِلَةِ حَدِيثِ وَإِلِ
فَيُرَدُّ وَحَدِيثُ عَلِيٍّ لَا يُعَارِضُهُ كَمَا
ذَكَرْنَا۔

ناظرین : یہ حوالہ جات معتبر احناف علماء سے نقل کئے گئے ہیں خاص

طور پر ابن امیر الحانج جو کہ اپنے استاد ابن ہمام کے ہاں نزدیکی حیثیت رکھتا ہے۔ اور
ان عبارتوں سے چند اہم باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

الف : صحیح حدیث سے سینے پر ہاتھ باندھنا ثابت ہے۔

ب : اور یہ حدیث واجب العمل ہے۔

ج : امیر المؤمنین علیؑ نے آیت ”واخر“ کے معنی سینے پر ہاتھ باندھنا کئے
ہیں۔

د : یعنی حدیث نمبر ۷ کی تصدیق اور تصحیح ہو گئی۔

ه : اس آیت کی یہی تفسیر صحیح اور معتبر ہے کیونکہ انہوں نے اس پر کوئی
اعتراض نہیں کیا بلکہ اس سے مسئلے کو ثابت کیا ہے۔

و : یعنی کہ قرآن کریم میں بھی سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم ہے۔

ز : اور ناف سے نیچے ہاتھ باندھنا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے۔

ح : بلکہ جو روایت اس بارے میں ذکر کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

حنفی دوستو : ان عبارتوں سے عبرت پکڑو اور نا ثابت عمل کو چھوڑ کر

ثابت حدیث پر عمل کرو کیونکہ اس میں ہی نجات اخروی ہے۔

کھلا چیلنج

ناظرین :- بلکہ ہم ساری دنیا کے احناف کو کھلا چیلنج دیتے ہیں کہ کسی بھی حدیث کی کتاب بشرطیکہ وہ باقاعدہ سند کے ساتھ فن حدیث کی کتاب ہو اس میں سے ایک روایت پیش کریں جس میں واضح طور پر یہ الفاظ ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں ناف سے نیچے ہاتھ باندھے ہیں تو اس کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ مگر محمد اللہ اس طرح واضح الفاظ سے کوئی بھی حدیث کتب احادیث میں موجود نہیں ہے یہ نہیں دکھا سکیں گے۔

نہ خنجر اٹھے گانہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں اور جو روایت ابن ابی شیبہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناف کے نیچے ہاتھ باندھے ہیں اس روایت کا وجود ہی نہیں ہے اور ہمارے پاس اللہ کے فضل سے مصنف ابن ابی شیبہ قلمی خواہ مطبوع دونوں نسخے موجود ہیں مگر دونوں میں یہ روایت نہیں ہے احناف کے سردار علامہ انور شاہ کشمیری فیض الباری شرح صحیح بخاری ص ۲۶۷ ج ۲ میں فرماتے ہیں کہ یہ بات واقعتاً درست ہے کیونکہ میں نے مصنف ابن ابی شیبہ کے بہت سے نسخے دیکھے ہیں مگر یہ روایت کسی میں بھی نہیں ہے۔

دعوت : ہم پھر سنجیدہ طبع اور بیدار مغز حنفی دوستوں کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ ٹھنڈے دل سے احادیث کی کتب کا مطالعہ کر کے غور کریں نبوی طریقہ

کون سا ہے خود امام ابو حنیفہؒ نے یہی تلقین کی ہے کہ :

إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي - جب بھی کوئی صحیح حدیث ثابت ہو
(الشامی ص ۳۷۵، ج ۱) جائے تو میرا وہی مذہب ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ :

أَتْرَكُوا قَوْلِيْ بِخَيْرِ رَّسُوْلِ اللهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ کی حدیث کی وجہ سے
(خزانة الروایات ص ۲۵) میرے قول کو چھوڑ دو۔

(قلمی)

حنفی ساتھیو : امام ہمام کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ ان کی صحیح اتباع یہی

ہے کہ حدیث پر عمل کیا جائے اس لئے آپ پر حق ہے کہ آپ اگر امام موصوف کی سچی تابعداری کے مدعی ہیں تو مندرجہ بالا احادیث جن کو محدثین خواہ فقہاء نے صحیح مانا ہے اور ان میں صاف الفاظ میں سینے پر ہاتھ باندھنا مذکور ہے انہیں دیکھیں پھر ان پر عمل کریں اس کے بعد خاص **برگزیدہ بندوں**

سے ثبوت پیش کیا جاتا ہے جو عام لوگوں کے نزدیک مسلم ہیں۔

مثلاً (۱) : مرزا مظہر جان جاناں ہو سلسلہ نقشبندیہ کے پیشوا مانے جاتے ہیں اور فرقہ بھی ان کو مانتے ہیں جو ۱۹۵۷ھ میں فوت ہوئے ان کے بارے میں نواب صدیق حسن صاحب اجد العلوم ص ۹۰۰ میں لکھتے ہیں کہ :

وَكَانَ يَرَى الْإِشَارَةَ بِالْمُسْبَحَةِ نماز میں بیٹھتے وقت انگلی اٹھا کر اشارہ وَيَضَعُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ تَحْتَ کرتے تھے اور سینے سے نیچے یعنی اس کے

صَدْرِهِ وَيُقَوِّى قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ قَرِيبَ بَاتِه بَانْدَهْتے تھے اور اپنی
الإمام عَامَ وَقَاتِهِ۔ وفات والے سال فاتحہ خلف الامام

پڑھنے کو قوی کہتے تھے۔

اور اس طرح علامہ سید شریف عبدالحی الحسینی حنفی نے نزہۃ الخواطر ص ۵۲ ج ۶
میں بھی ذکر کیا ہے۔

(۲) علامہ شیخ ابو الحسن سندھی کبیر پر اس مسئلہ کی وجہ سے جو آزمائشی امتحان
آیا اس عبرت ناک واقعہ کو علامہ محمد عابد سندھی نے اپنی کتاب تراجم الشیوخ
میں نقل کیا ہے شیخ موصوف حدیث پر عمل کرتے تھے اور رکوع کرتے اور رکوع
سے سیدھے ہوتے اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرتے تھے اور نماز
میں اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے تھے انکے دور میں شیخ ابو الطیب سندھی معصب حنفی
تھا جو شیخ ابو الحسن سے مناظرے کرتا تھا مگر دلائل دیکھ کر عاجز آجاتا تھا بالآخر اس
نے مدینہ کے قاضی کے پاس شکایت کی اور شیخ ابو الحسن کو طلب کیا گیا جب آپ
کے دلائل قاضی صاحب نے سنے تب اس کو معلوم ہوا کہ آپ تو تمام فنون میں
امام ہیں اور پورے مدینے والے آپ کے شاگرد ہیں اس لیے قاضی صاحب کے
پاس کوئی چارہ نہ رہا اس نے آپ سے دعا کی التجا کرتے ہوئے آپ کو رخصت کر دیا
اس طرح ہر سال نئے نئے قاضی کے پاس شکایت آتی رہی اور شیخ صاحب
کامیاب ہوتے رہے بالآخر ایک سال ایسا قاضی آیا جو حنفی مذہب میں سخت معصب
تھا ابو الطیب نے اس کو شکایت پیش کی جس پر قاضی صاحب نے شیخ صاحب کو
طلب کر کے حکم دیا کہ ناف سے نیچے ہاتھ باندھو اور رفع یدین نہ کرو شیخ صاحب

نے واضح طور پر یہ فرمایا کہ ”لا افعل ذالک“ یعنی میں اس طرح نہیں کروں گا اس بناء پر آپ کو جیل کی تاریک کوٹھری میں بند کرنے کا حکم دیا گیا جہاں پر آدمی اپنے اعضاء کو بھی نہ دیکھ سکے اور اسی کوٹھری میں پیشاب پچانہ کرتے رہے چھ دنوں تک وہاں رہے پھر مدینے کے لوگ آکر شیخ صاحب کو نصیحت کرنے لگے کہ قاضی صاحب کا حکم مانئے اور جیل سے رہائی حاصل کیجئے۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ :

لَا أَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَصِحَّ عِنْدِي وَلَا أَتْرُكُ شَيْئًا صَحَّ عِنْدِي مِنْ فِعْلِهِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحیح ثابت نہیں ہے وہ نہیں کروں گا اور جو ثابت ہے وہ نہیں وَاَحْلَفَ عَلٰی ذٰلِکَ۔

چھوڑوں گا اس بارے میں انہوں نے

قسم اٹھائی۔

پھر لوگ قاضی کے پاس سفارش کے لئے گئے تب قاضی نے بھی قسم اٹھا کر کہا کہ اگر ان کو میں نے دوبارہ سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے دیکھا تو جیل بھیج دوں گا تو لوگوں نے شیخ صاحب کو عرض کی کہ مہربانی کر کے نماز پڑھتے وقت چادر لپیٹ کر نماز پڑھا کریں کہ قاضی آپ کو سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے نہ دیکھے پھر شیخ صاحب نے اس طرح کیا کچھ مدت گزرنے کے بعد نماز پڑھتے ہوئے شیخ صاحب کو کسی نے خبر دی کہ قاضی مر گیا تو شیخ صاحب نے نماز ہی کی حالت میں چادر اتار دی۔

ناظرین : یہی ہے ایمان کا تقاضا کہ ہر تکلیف برداشت کی جائے لیکن سنت پر قائم رہا جائے شیخ صاحب موصوف عالم ہیں صحاح ستہ اور مسند احمد وغیرہ پر آپ

کے حاشیہ جات تحریر ہیں اور موصوف اہل حدیث اور احناف کے نزدیک مسلم بزرگ ہیں آپ کا یہ واقعہ سبق اور عبرت آموز ہے۔

(۳) جد امجد صاحب الخلفاء کے سندھ میں اکثر لوگ معتقد ہیں اور آپ کی اعلیٰ اہمیت اور مہارت دین سب کے نزدیک مسلم ہے آپ بھی اپنے ہاتھ نماز میں سینے پر باندھتے تھے جیسے ہمارے والد ماجد سید احسان اللہ راشدی مرحوم نے مسلک الانصاف ص ۲۸ پر ذکر کیا ہے بلکہ آپ کی عبارت اوپر گزری کہ سنت کا مسنون طریقہ سینے پر ہاتھ باندھنا ہے اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ثابت نہیں اس مسئلہ کے بارے میں آپ کا ایک کتابچہ عربی زبان میں بنام درج الدرر فی وضع الایدی علی الصدر تصنیف کیا ہوا ہے جس سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

إِنَّ الصَّحِيحَ الثَّابِتَ مِنْ سَاقِي الكَوْتَرِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَى دَوَامِ الدَّهْرِ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ وَضَعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ وَأَمَّا وَضَعُهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ فَلَمْ يَرِدْ فِيهِ حَدِيثٌ مُسْنَدٌ مُعْتَبَرٌ فَضْلاً عَنْ صَحِيحٍ۔

(۱) صحیح حدیث سے رسول اللہ ﷺ سے یہی ثابت ہے کہ نماز میں سینے پر ہاتھ رکھے جائیں اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث تو دور کنار کسی معتبر سند سے بھی کوئی روایت وارد نہیں۔

إِنَّ الْأَصْلَ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ الْوَضْعُ عَلَى الصَّدْرِ۔

(۲) امام شافعی کا اصل مذہب یہی ہے کہ سینے پر ہاتھ رکھے جائیں۔

فَالظَّاهِرُ مِنْهُ إِنَّهُ رَجَعَ بَعْدَ وُضُوءِ الرِّوَايَةِ۔

(۳) امام احمد بن حنبل حدیث کے ملنے کے بعد سینے پر ہاتھ باندھنے کے

قائل تھے۔

مَرْوِيَّةٌ عَنْ مَالِكٍ كَمَا ذَكَرَهُ الْعَيْنِيُّ (۴) امام مالک سے بھی سینے پر ہاتھ

باندھنا مروی ہے جیسے عینی حنفی نے

ذکر کیا ہے۔

ناظرین :- ان تینوں عبارتوں سے معلوم ہوا کہ تینوں ائمہ کرام (مالک،

شافعی، اور احمد بن حنبل) کا صحیح مذہب بھی سینے پر ہاتھ باندھنا ہے۔

عَنْدَ مُعَارَضَةِ الْأَثَارِ يَجِبُ الرَّجُوعُ (۵) جب اثر اور قول ایک دوسرے

إِلَى الْمَرْفُوعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَإِنْ كے معارض ہوں تو اس وقت (فیصلہ

تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ کے لئے) مرفوع حدیث کی طرف

وَالرَّسُولِ وَالْمَرْفُوعُ لَمْ يَثْبُتْ فِيهِ رجوع کرنا واجب ہے کیونکہ اللہ

الْوَضْعُ إِلَّا عَلَى الصُّدُورِ وَعِنْدَ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (ترجمہ)

الصُّدْرُ لَا تَحْتَ السَّرَّةِ۔ کسی بھی چیز میں تم اختلاف یا جھگڑا کرو

تو اس کو فیصلہ کے لئے اللہ اور اس کے

رسول کی طرف لوٹا دو اور اس مسئلہ

میں ہاتھ ناف سے نیچے باندھنے کے

لئے کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں

بلکہ اسمیں صرف سینے پر یا سینے کے

پاس ہاتھ باندھنے کا ثبوت ہے۔

وَأَمَّا وَضْعُهُمَا تَحْتَ السَّرَّةِ فَلَا تَعْظِيمُ أَصْلًا لَوْلَا أَنَّهُ مُوجِبُ إِسَاءَةٍ لَا يَبْعُدُ لَأَنَّ تَحْتَ السَّرَّةِ عَوْرَةٌ -

(۶) اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے میں کوئی تعظیم یا ادب نہیں بلکہ اگر اس کو بے ادبی کہا جائے تو کوئی بعید نہیں کیونکہ ناف کے نیچے شرمگاہ ہے

قَدْ ثَبَتَ مِنْ حَدِيثِ وَاثِلٍ وَهَلْبٍ تَعَدُّ الْوَاقِعَةَ وَاسْتُفِيدَ مِنْ ظَاهِرِ كَانَ فِي مُرْسِلِ طَاوُسِ الْمُنْجَبِرِ الْإِسْتِمْرَارُ -

(۷) واثل بن حجر کی حدیث (حدیث نمبر ۲) اور ہلب کی حدیث (حدیث نمبر ۳) سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا سینے پر ہاتھ باندھنا ایک بار کا واقعہ نہیں ہے بلکہ متعدد بار آپؐ نے سینے پر ہاتھ باندھے ہیں اور طائوس کی روایت اگرچہ مرسل ہے مگر شواہد کی وجہ سے قوی ہے اس میں لفظ ”کان“ یعنی آپؐ سینے پر ہاتھ باندھتے تھے جس سے آپؐ کا دوام ثابت ہوتا ہے۔

ناظرین : علماء صرف کے نزدیک ”کان“ مضارع پر داخل ہوگی جیسے (کان یضرب) (مارتا تھا) تو اس کو ماضی استمراری کہتے ہیں تو یہاں (کان یضرب علی صدرہ) کے معنی ہوں گے کہ آپؐ سینے پر ہاتھ باندھتے اور رکھتے تھے اس سے ہمیشگی کا فائدہ ملتا ہے۔

قَدْ ثَبَتَ هَذَا الْمَعْنَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (۸) آیت وانحر کے معنی سینے پر ہاتھ
وَعَلِيٍّ وَأَنَسٍ - باندھنا تین صحابہ کرام سے ثابت ہے

نمبر ۱ مشہور مفسر رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی۔

نمبر ۲ چوتھے خلیفہ آپ کے چچا زاد بھائی اور داماد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب

نمبر ۳ آپ کے خادم انس بن مالک

ناظرین : جد امجد کی عبارتوں سے چند باتیں معلوم ہوئی۔

نمبر ۱ آپ ﷺ کا اپنا مذہب اور معمول سینے پر ہاتھ باندھنا ہے نہ کہ ناف کے نیچے۔

نمبر ۲ رسول اللہ ﷺ سے بھی صرف سینے پر ہاتھ باندھنا ثابت ہے۔

نمبر ۳ اور آپ کا یہ ہیٹنگی والا اور دائمی عمل تھا۔

نمبر ۴ اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کسی قسم کا ثبوت نہیں ملتا۔

نمبر ۵ قرآن میں بھی سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت ہے۔

نمبر ۶ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا بے ادبی ہے۔

جد امجد کی یہ عبارتیں دیکھنے کے بعد آپ کا کوئی بھی معتقد یا آپ کی اولاد اور خاندان میں سے کوئی بھی سمجھدار فرد ناف کے نیچے ہاتھ نہیں باندھے گا آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا اور اس کے در پر التجا ہے کہ مسلمانوں کی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرے اور سنت نبوی پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على

سید المرسلین و علی اہل طاعتہ اجمعین -

جمعیت اہل حدیث سندھ (کراچی ڈویژن) کی آئندہ آنے والی

مطبوعات

- | | |
|--|--|
| علامہ سید ابو محمد بلج الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ | ۱۔ تشریح الاسماء الحسنیٰ |
| ” ” ” ” ” | ۲۔ فاتحہ خلف الامام |
| ” ” ” ” ” | ۳۔ الاربعین فی اثبات رفع الیدین |
| ” ” ” ” ” | ۴۔ اصلاح اہل حدیث |
| ” ” ” ” ” | ۵۔ اسلام میں دائرہ ہی کا مقام |
| ” ” ” ” ” | ۶۔ فقہ وحدیث |
| ” ” ” ” ” | ۷۔ نماز میں خشوع وعاجزی |
| ” ” ” ” ” | ۸۔ مسنون دعائیں |
| ” ” ” ” ” | ۹۔ اسلام میں عورت کا مقام |
| ” ” ” ” ” | ۱۰۔ چالیس احادیث |
| ” ” ” ” ” | ۱۱۔ الاربعین فی اثبات الجہر بآمین |
| ” ” ” ” ” | ۱۲۔ تحفہ مغرب |
| محمد جمیل زینو ترجمہ حافظ عبدالستار حماد | ۱۳۔ اصلاح عقیدہ |
| امام محمد بن عبدالوہاب | ۱۴۔ عقیدہ توحید کے بارے میں شکوک وشبہات کا ازالہ |

تمام مخلص حضرات اور دین کا درد رکھنے والے دوستوں سے گزارش کی جاتی ہے کہ

یہ کتابیں خرید کر خود بھی پڑھیں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

مختیر حضرات سے اس کار خیر میں خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

مجموعت الحدیث سندہ قرآنی بیون کی مبلوغات

۱. حقوق العباد
۲. غیر سیدہ اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت
۳. اللہ کا سماں و مقررہ
۴. براۓ اہل حدیث
۵. نماز جو صلی اللہ علیہ وسلم سے امت کی نیکوئی کیلئے نکلے
۶. حق و باطل و علم کی عظمت میں
۷. زیادہ الخیر سے ارکان کے بعد ہاتھ کہاں رکھیں
۸. اہم صیغہ التفسیر و ترمیم ہے
۹. فاتحہ خلف الامام
۱۰. لکھت ابن جہاد
۱۱. اسلامی انقلاب کی ابتدا علیہ السلام کی (آخری خطاب)
۱۲. مسلمان مسلمان کی ذمہ داریاں
۱۳. تاسعین پاکستان اور اسلام (اہم خطاب)
۱۴. حج و عمرہ
۱۵. پردہ
۱۶. نماز یا جماعت کی اہمیت اور مسجد کا حق
۱۷. پیغمبر
۱۸. شاہ حقیق پر کیا دیکھا
۱۹. غلام یا آزاد و مستان
۲۰. سندھ سے آئی کہ قرآنی فیصلے
۲۱. حقیق المسلم (مستقل الامور کی بہترین کتاب)
۲۲. نماز میں خشوع اور عاجزی (یعنی بیٹے پر ہاتھ باندھنا)
۲۳. اسرار اہل حدیث
۲۴. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۲۵. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۲۶. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۲۷. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۲۸. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۲۹. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۳۰. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۳۱. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۳۲. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۳۳. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۳۴. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۳۵. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۳۶. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۳۷. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۳۸. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۳۹. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۴۰. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۴۱. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۴۲. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۴۳. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۴۴. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۴۵. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۴۶. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۴۷. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۴۸. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۴۹. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۵۰. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۵۱. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۵۲. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۵۳. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۵۴. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۵۵. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۵۶. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۵۷. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۵۸. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۵۹. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۶۰. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۶۱. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۶۲. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۶۳. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۶۴. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۶۵. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۶۶. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۶۷. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۶۸. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۶۹. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۷۰. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۷۱. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۷۲. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۷۳. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۷۴. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۷۵. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۷۶. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۷۷. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۷۸. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۷۹. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۸۰. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۸۱. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۸۲. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۸۳. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۸۴. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۸۵. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۸۶. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۸۷. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۸۸. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۸۹. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۹۰. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۹۱. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۹۲. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۹۳. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۹۴. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۹۵. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۹۶. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۹۷. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۹۸. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۹۹. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب
۱۰۰. علامہ سید ابوالفتح و سید علی بن ابی طالب

مجموعت الحدیث سندہ قرآنی بیون کی مبلوغات

www.icrpk.com www.aahlulhadeeth.net

7511932